منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی | شایع ہوز ماہ تا بماہی | انجیل وزبور پر ہمودایم | صد بار مفخر ومباہی

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدی | توریت وہم انجیل برافادر تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۳۶ | مورخہ ۲۵ ذیحجہ سنہ ۹ ہجری روز دوشنبہ | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ۵ پیشگی لیجائیگی بعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط وکتابت کرنی منظور ہو یا قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم ومالک مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر غنلور کے نام روانہ فرماوین مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک ونام شہر ومحلہ ومضامین وغیرہ بخط واضح لکہا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ اویگی ۔ زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ توث یا منی آرڈر یا مکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری روانہ فرماوین وصورت ترسیل مکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی مکٹ افزود مرحمت فرماوین

غزل

وصف مدحت حضرت کا جو عقدہ سمجہا — وہی علم لدن پاک کا نکتہ سمجہا

لا یا جواب پر ایمان وہ کیون کیا سمجہا — آپکی ذات کو اعجاز ہویدا سمجہا

موسیٰ کو موسیٰ تو عیسیٰ کو عیسیٰ سمجہا — آپکا صدق سمجہنا جسی جو تھا سمجہا

عیسیٰ کو ابن خدا یہ بے جا سمجہا — تمنے یہہ مئی کہ نشہ مین نکچہ اپنا سمجہا

مین کہون تمسے کہ مین کیا دیکہا اور کیا سمجہا — جسے دیکہا اوسی فردوس کا نقشہ سمجہا

روی اطہر کو ہی گلزار جناب تشبیہ — تو برکہا مین قد پاک کو طوبیٰ سمجہا

تا بہ خنجر انکو اس بحر رسالت کا ہر ایک — بے تلاف بخدا گوہر یکتا سمجہا

خال رخسار مبارک کو جگہ جی مین — کیون اسکو دل عاشق کا سویدا سمجہا

تمی باعجاز جو دندان مبارک مین چمک — فائق اسکو مین نہ وصف ید بیضا سمجہا

نیزہ پاک کو باتیغ نظر ہر غازی — غازیونکی طرح واللہ صف آرا سمجہا

مردہ دل کفر کے لاکہون کئے زندہ مسلم — کیا ہوا انکو گر فخر مسیحا سمجہا

بقیہ دنیا کی پیدائش

دفعہ ۱۱۳ فتح الرحمن یعنے ترجمہ فارسیہ شاہ ولی اللہ دہلوی مین لکہا ہی، در تتمہ چہار روز اور عباسی اور جلالین اور حسینی تفسیرون مین لکہا ہی کہ یکشنبہ اور دوشنبہ مراد ہی اور امام

مشتورکے مشتری سب — دیکھین مرا غور سے یہہ مطلب

انسان کو خدا نے اسبات پر مجبول کیا ہی کہ جلب نفع مین سعی اور دفع مضرت مین کوشش کرے۔ چنانچہ ہر انسان کا یہی معمول ہی اکثر انسان بسبب عدم غور و تامل کے نفع حقیقی کو جس سے دنیوی و دینی عمدہ نتایج و ثمرات حاصل ہوا کرتے ہین اپنا نفع حقیقی خیال نکرکے اسی کے طرف متوجہ ہوتا ہی کہ جسکا نفع نہ دنیا مین کامل ہی اور نہ آخرت مین۔ چنانچہ آسایش تنی کے لوازم جو غیر از ماکول و مشروب ہین اسپر دلالت کرتے ہین جسمین کامل ہی انسان عقل سلیم و فطرت مستقیم سے اپنے عمدہ انفع مندامر مین غور کریگا تو بجز دینی نفع کے جسکا فائدہ دنیا و آخرت مین کامل ہی اور کوی امر اتنا سودمند نپائیگا جب ایسے عمدہ نفع مندامر مین کوی ایک ایسی مضرت کہ جس سے اسکے پورے پورے نتایج حاصل نہو سکین اسکو لاحق ہوا دے تو کیا کچہ سعی اس مضرت کے دفع کرنے مین کرنی چاہئے اگر عالی ہمتی سے اور کچہ نکرین تو اتنا کرین جو اپنے اور معاش کے مضرت لاحقہ کے دفع مین کیا کرتے ہین۔ اگر اتنا بھی نہو تو کیونکر خیال کیا جائیگا کہ اہل دین کو دین کا پاس ہی۔ اور اہل اسلام کو ہمدردی اسلام۔ جب ہمارے مخالفون نے آفتاب نبوت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیجا خیالات و عندیات کے غبار مین پوشیدہ کر دینا اور رخسار اسلام پر غازۂ اعتراضات بیجا لگانا چاہا تو ہمنے بقاعدۂ دفع الضرر الہم من جلب النفع الہم مقصود کے باطل کرنیکو اور آفتاب نبوت کو علانیہ چمکانے مین ایسی کوشش کی کہ جسکا نتیجہ ہمارے مشتری صاحبون کے جناب پر روشن ہی اور ہمارا مشور اس دعوی پر گواہ عادل۔ یہہ وہ مشور ہی کہ جسکے جواب دہی سے ہمارے مخالف عاجز ہوکر شب و روز اسکی موقوفی کے لئے دعائین کر رہے ہین۔ یہہ وہی مشور ہی کہ سب عندیات و خیالات مخالفین کو بخوبی رد کرکے اپنی حقانیت اسلام کی ظاہر کیا اور ہمارے مخالفون کے دلون پر بلہ غم نکالا۔ یہہ وہی مشور ہی کہ اثبات ہر ایک دعوی اسلام کا کتب مخالفین سے کرکے انہین لاجواب کیا۔ یہہ وہی مشور ہی کہ جسکی خوبی اور بہتری کا چار چاپ دانگ عالم مین ہی ایسے مشور کی ترقی واقع مین دین محمدی کی ترقی ہی۔ اور اس مشور کی امداد حقیقت مین امداد خدا و رسول ہی۔ ہم بدل شکریہ ان عالی ہمت حضرات کرتے ہین جو بتجویز تعاونوا علی البر والتقوے اس مشور کی ترقی مین کوشش کی اور زر عطیہ و مبلغ سالانہ بلحاظ امداد مشور مرحمت فرمایا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔ مگر ہم کو یہہ تعجب ہی کہ بہت سے مشتریان مشور دور و نزدیک کے اسکے نتایج و فواید وصول کے مقر ہوتے ہوے اب تک زر عطیہ تو کیا مبلغ سالانہ بھی مرحمت نفرمایا۔ ہم انکی دریادلی و نیک نیتی سے یہہ خیال کرتے ہین کہ شاید ان بزرگوار دن نے مطبع بحر الاسلام کو چندان احتیاج مند خیال نفرما کے مبلغ کے بھیجنے مین دیری فرمائی ہی۔ ہان مطبع بحر الاسلام تبھی مستغنی ہوجائیگا کہ جب حضرات فیض آیات اپنی عالی ہمتی سے اسکی ترقی اور عطای مبلغ پیشگی مین ضرور کوشش فرماوینگے۔ اب تک بہت سا روپیہ مشتریون پر باقی ہی بعضون نے تو دو سال کچہ بھی عنایت نفرمایا اور بعضون نے ایک سال سے تو اسکا سر انجام بخوبی کیونکر ہوسکے اور کسطرح وہ مستغنی بنے۔ اب میری التجا یہہ ہی کہ سال تمام ہو تصفیہ حساب کا ضروری امر ہی۔ جلد تمام و کمال باقی مبلغ مشور عنایت فرماکے مشکور فرماوینگے تا سال آیندہ مشور ایک ایسے عمدہ طور سے جلوہ گر ہو کہ جسکے دیکھنے سے آنکھون کو نور اور دل کو سرور ہوے۔

تمت بالخیر کیف

محمد شریف مہتمم مشور محمدی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

ابو اللیث کی روایت ہی کہ زمین یکشنبہ کو پیدا کی اور دوشنبہ کو
پہاڑ اور صرف عباسی کا مضمون ہی کہ ہر دن ہزار برس کا
تھا اور اربعہ ایام کے ذیل مین لکھا ہی کہ اللہ نے روحون کو دنیا
مین برسون کے مقدار چار ہزار برس قبل جسمون کے پیدا کیا اور جسمون
کی رزق روحون سے بھی چار ہزار برس قبل پیدا کی تھی جس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عالم غیب اور آسمانی حساب ہی
دنیا کی تاریخ سے جیسا یہود حساب لگاتے ہین کچھ علاقہ نہین
ہی اور جلالین اور حسینی مین ہی کہ تقدیر اقوات تتمہ چار یوم
یعنے سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو ہوی ہی اور سات اسمان دو
دن یعنے پنجشنبہ اور جمعہ مین بنے ہین جمعہ کی اخیر ساعت
مین اونکے بنانے سے فراغت کی اور اسمین حضرت آدم کو
بنایا دفعہ ۱۱۴ لیکن تفسیر ابن عباس مین ذیل خلق السموات
والارض وجعل الظلمات والنور کے اسکے خلاف لکھا
ہی چنانچہ لکھا ہی خلق السموات فی یومین یوم الاحد ویوم
الاثنین والارض فی یومین یوم الثلثاء والاربعا جعل الظلمات
والنور خلق الکفر والایمان واللیل والنہار - دیکھو اوپر ہو چکا
ہی کہ یکشنبہ اور دوشنبہ کو زمین بنائی اور پہاڑ اور بیان
اسکے بالعکس ہے کہ یکشنبہ اور دوشنبہ کو آسمان بنایا اور
اوپر یہہ بھی ہو چکا ہی کہ آسمان دو دن یعنے پنجشنبہ اور جمعہ
کو بنا ہی اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو تقدیر اقوات اور بیان
یہہ لکھا ہی کہ سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو زمین بنی ہی اور
حسینی مین حبل الظلمات والنور کے ذیل مین لکھا ہی پیدا
کردن تاریکیہا و روشنی ہا دو قول مجوس ست کہ گفتہ اند اللہ

خالق نور است و شیطان آفرینندہ ظلمت حق سبحانہ تعالی
فرمود کہ نور و ظلمت ہر دو مخلوق اند و یعنے برآنند کہ مراد از
ظلمت و نور شب و روز است و گفتہ اند جہل و علم یا معصیت و
طاعت یا نار و جنت و در بحر الحقایق فرمود کہ بیافرید آسمان اول
و زمین نفس را و پیدا کرد ظلمات نفوس را ز صفات بہیمی حیوانی
و اخلاق سبعی شیطانی و ظاہر ساخت نور قلوب را از اوصاف
ملکی روحانی و اخلاق ملکی ربانی دفعہ ۱۱۵ اور مسلم مین
ابو ہریرہ کی روایت سے یون نقل کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا

خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد و
خلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور
یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد
العصر من یوم الجمعۃ فی اخر الخلق فی اخر ساعۃ من النہار
فیما بین العصر الی اللیل - ترجمہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے
کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور
پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت
کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ کے دن اور
زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر
کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت
مین مابین عصر کے رات تک دفعہ ۱۱۶ دیکھو یہان تفسیر
ابن عباس کی بھی خلاف ہی اور دنیا کی پیدا ہونے کی ابتدا
سبت سے بتائی ہی حالانکہ جمہور مسلمین اور کافہ اہل کتاب مین
متفق ہین کہ پیدایش یکشنبہ سے شروع ہوی اور جمعہ پر
ختم ہوئی ہی چنانچہ مسلم ہی مین ابو ہریرہ ہی کی روایت سے

جو یہہ حدیث ہی - خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ) ترجمہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوے اور اسی دن بہشت مین داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قایم ہوگی مگر جمعہ کے دن اس حدیث کے فائدہ مین لکھا ہی چہہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبہ سے پیدایش شروع ہوی اور جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہہ سمجہے کہ ہفتہ کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چہوڑکے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہہ سمجہے کہ ابتدا پیدایش عالم یکشنبہ سے ہوی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی متقول اور مصلوب ہوکر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوے تو یہی بڑا دن شہر اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بہی اسی دن ہوگی تو ان کی جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چہوڑکر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوون ۱۲ دفعہ اب ہرگاہ کہ تفسیرون اور حدیثون مین ایسا اختلاف ہی تو میری راے ناقص مین بوجہ عدم تواتر الفاظ احادیث وتفاسیر وغیرہ اوسمین روایت بالمعنی ہونے اور اسکی روایت کے غیر معصوم قابل سہو ونسیان ہونے پر نظر کرکے قرآن کے

معنی وہی لگانا چاہئے جو واقع اور نفس الامر کے خلاف نہون اور نہ مسلمانون پر تحریف معنوی کا الزام ہوسکے گا اور نیز جہان تک ممکن ہو قرآن کی کتب مقدسہ سے تطبیق کرنا لازم ہی

دفعہ ۱۸ اسپر راقم کہتا ہی کہ خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور کی تفسیر اقرب بحق اور اشبہ بصواب یہی معلوم ہوتی ہی،، ابتدا مین خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا موسی کی پہلی کتاب باب پہلا آیت پہلی ۲ اور خدا نے کہا اوجالا ہو اور اوجالا ہوگیا ۴ اور خدا نے اوجالے کو دیکہا کہ اچہا ہی اور خدا نے اوجالے کو اندہیرے سے جدا کیا ۵ اور خدا نے اوجالے کو دن کہا اور اندہیرے کو رات کہا سو شام اور صبح پہلا دن ہوا) اور فقضہن سبع سموات فی یومین سے مراد دوشنبہ اور چہارشنبہ معلوم ہوتا ہی کیونکہ لکہا ہی،، ۶ اور خدا نے کہا کہ پانیون کے بیچ فضا ہو اور پانیون کو پانیون سے جدا کرے، تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانیون کو فضا کے اوپر کے پانیون سے جدا کیا اور ایسا ہی ہوگیا ۸ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا **ف** یاد رکہو کہ اسی مضمون کو قرآن نے اس عبارت سے ادا کیا ہی،، ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما وجعلنا من الماء کل شی حی ترجمہ اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا مین نیر ہون کہ دن اور رات مین فرق کرین اور وہ نشانون اور زمانون اور دنون اور برسون کے باعث ہون ۱۵ اور وہ آسمان کی فضا مین انور کے لئے ہون کہ زمین پر روشنی بخشین اور ایسا ہی ہوگیا ۱۷ سو خدا نے

دو جرم نور بنائے ایک نیر اعظم جو دن پر حکومت کرے اور
ایک نیر اصغر جو رات پر حکومت کرے اور ستارون کو بھی بنایا
۱۷- اور خدا نے اونکو آسمان کی فضا مین رکھا کہ زمین پر روشنی
بخشین ۱۸ اور دن پر اور رات پر حکومت کرین اور اوجالے
کو اندھیرے سے جدا کرین اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہی ۱۹- اور
اور صبح چوتھا دن ہوا ف ۱۹ اگر یومین سے یہی
دوشنبہ و چہارشنبہ خدا کے مراد ہی تو سبع سموات سے بجز
سبعہ سیارہ مشہورہ قدیمہ کے اور کچھ مراد معلوم نہین ہوتی اور
یونانی بت پرستون کے سات آسمانون کا کچھ پتہ نہین لگتا ہے

واللہ اعلم ف ۱۲ اور خلق الارض فی یومین سے اور

جعل فیہا رواسی من فوقہا و بارک فیہا و قدر فیہا اقواتہا
فی اربعۃ ایام سے اوائل یکشنبہ یعنے پیدایش بابت کے اور
آیات کا مطلب مفہوم ہوتا ہی جسکو یہان اور حدیث خلق اللہ
التربۃ یوم السبت مین ایکدن براسہ جداگانہ شمار کیا ہی اور

جسمین لکھا ہی ،، ابتدا مین خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا
۲ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراو کی اوپر اندھیرا تھا
اور خدا کی روح پانیون پر جنبش کرتے تھے جسکو قرآن مین فرمایا
ہی ،، و کان عرشہ علی الماء ترجمہ اور تھا تخت اوسکا پانی پر پھر
ابتدا خلقت ارض جسکو کہرا اور پانی بھی کہا اور اوسی سے
آسمان بھی بنا ہوے تھے تب اوپر الا اندھیرا بنا ہی جسکو تورات
مین پہلا دن فرمایا بعد ظہور خلقت آسمان و زمین کی ابتدا مین
جس سے ظاہر ہی کہ پہلا دن اول حقیقی نہین بلکہ اضافی ہے
یعنے باعتبار اور پانچون دن کے اور اول حقیقی یوم خلقت

ارض ہی اور یومین سے دوسرا وہی جسکو تورات مین قیرا
کہا چنانچہ لکھا ہی ،، ۹ اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کے
پانی ایک جگہہ جمع ہوون کہ خشکی نظر آوے اور ایسا ہی
ہوگیا اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جمع ہوی پانیون کو
سمندر کہا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہی ۱۱- اور خدا نے کہا کہ
زمین گھاس اور نباتات کو جو بیج رکھتین اور میوہ دار درختونکو
جو اپنی اپنی جنس کے موافق پہلے جو زمین پر آپ مین بیج رکھتے
ہین اوگاوے اور ایسا ہی ہوگیا ۱۲ تب زمین نے گھاس
اور نباتات کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھین اور درختو
کو جو پھل لاتے ہین جنکی بیج اونکی جنس کے موافق اونمین ہین
اوگانا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہی ۱۳ سو شام و صبح تیسرا
دن ہوا اور پانچوین اور چھٹے دن کے پیدایش یعنے حیوانات
دریای اور پرند اور مویشی اور جنگلی جانور معہ آدم کی پیدائش
کی اسکو بالاجمال فی اربعۃ ایام کہکر اشارہ کردیا ہی اور
بارک فیہا اور قدر فیہا اقواتہا صاف اسیکی دلیل ہے
کیونکہ لکھا ہی ،، ۲۰ اور خدا نے کہا کہ پانیون سے رینگنے والے
جاندار کثرت سے موجود ہوون اور پرندے زمین پر آسمان
کے فضا مین اوڑین ۲۱ اور خدا نے بڑے دریای جاندار
اور ہر قسم کے رینگنے والے جاندارون کو جو پانیون سے
بکثرت موجود ہوے تھے اونکی جنس کے موافق اور ہر قسم کے
پرندون کو اونکی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے دیکھا
کہ اچھا ہی ۲۲ اور خدا نے اونکو برکت دیکے کہا کہ پھلو اور بڑھو
اور سمندر کے پانیون کو مالا مال کرو اور پرندے زمین پر بہت

ون ۲۰ سو شام اور صبح پانچوان دن ہوا ۲۴ اور خدا نے
کہا کہ زمین جاندارون کو اونکی جنس کے موافق مویشی اور کیڑے
مکوڑے اور جنگلی جانور اونکی جنس کے موافق پیدا کرے اور
ایسا ہی ہوگیا ۲۵ اور خدا نے جنگلی جانور اور مویشیون کو
اونکی جنس کے موافق اور زمین کے کیڑے مکوڑون کو اونکی
جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہی ۲۶ تب خدا
نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنے مانند بناوین
(مترجم ان اللہ خلق آدم علی صورتہ ترجمہ خدا نے آدم کو اپنی
صورت بنایا) کہ وہ سمندر کے مچھلیون اور آسمان کے
پرندون پر اور مواشیون پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے
مکوڑون پر جو زمین پر رینگتے ہین سرداری کرین) (مترجم
انی جاعل فی الارض خلیفۃ مجھکو بنایا ہی زمین مین ایک
نائب ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا ہم فی البر والبحر ورزقنا ہم من
الطیبات وفضلنا ہم علی کثیر ممن خلقنا اور ہمنے بزرگی
دی اولاد آدم کو اپنے سوا بہت سے مخلوقات پر) ۲۷ اور
خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر
اوسکو پیدا کیا نر اور مادے اونکو پیدا کیا ۲۸ اور خدا نے
انکو برکت دی اور خدا نے اونہین کہا کہ پھلو اور بڑھو اور
زمین کو معمور کرو اور اسکو محکوم کرو اور سمندر کے مچھلیون
پر اور آسمان کے پرندون پر اور سب چرندون پر جو زمین
پر چلتے ہین سرداری کرو ۲۹ اور خدا نے کہا کہ دیکھو مین
ہر ایک بیجدار بناتات کو جو تمام روے زمین پر ہین اور
ہر ایک درخت کو جسمین بیجدار پھل ہی دیتا ہون اور یہ
تمہین کھانے کے واسطے ہوگا ۳۰ اور زمین کے سب جرندوں
کو اور آسمان کے سب پرندون کو اور سب کو جو زمین پر رینگتے
ہین جنمین زندگی کا دم ہی سب طرح کے سبز اونٹ کھانے
کے لئے دیتا ہون اور ایسا ہی ہوگیا ۳۱ اور خدا نے
سب جو بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہی
سو شام اور صبح چھٹوان دن ہوا **دفعہ ۱۲۱** کتاب پیدایش
باب ۲ سو آسمان اور زمین اور اونکی ساری آبادی طیار
ہوی ۲ اور خدا نے ساتوین دن اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا
کیا اور ساتوین دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تھا فراغت
پائی ۳ اور خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور اوسے
ٹھہرایا اسلئے کہ اوسنے اپنے سب کام سے جو خدا نے کیا
اور بنایا تھا اوسی دن فراغت پائی ۴ یہہ آسمان اور زمین
کے پیدایش کا بیان ہی جب وہ پیدا ہوی جسدن کہ خداوند
خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا ۵ اور میدان کے سب
بناتات کو اوس سے آگے کہ وہ زمین پر تھی اور میدان کے
سب گھاس کو جو ہنوز نہ اوگی تھی کہ خداوند خدا نے زمین پر
پانی نہ برسایا تھا اور آدم نہ تھا کہ زمین کے کھیتی کرے
۶ اور زمین سے بخار اوٹھتا تھا اور تمام روے زمین کو
سیراب کرتا تھا **دفعہ ۱۲۲** حسینی مین ذیل وہی دخان ہے
لکھتا ہی یعنے بخار آب کہ بیت دخان بست **دفعہ ۱۲۳**
یہان تک جو ہمنے لکھا ہی اس سے صاف روشن ہوگیا کہ
دنیا کی پیدایش کو مذہب حقہ اسلام مین بالکل توراۃ
کے مطابق بیان کیا ہی اور سبت اور آدم کا ذکر ہم آگے
کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ راقم محمد سلیم اللہ فیض آبادی۔

جناب صاحب منشور محمدی سلامت۔

آپ علی العموم یہ تو ازروے دلایل ثابت کر چکے کہ قرآن و نبی اسلام سچا ہی اور یہہ مذہب اصل یا فی مذہب بھی ہے ہی لیکن اسکیا علاج کہ اکثر مسلمانان ہند کا برتاو موافق قرآن و شریعت نہین۔ چند نکاح بے روایت عدالت کرتے ہین۔ ہم حلال کے عیسائیون کی بات ٹھیک سمجھتے ہین کہ ایک ہی نکاح کرنا مگر خوب سوچ سمجھکر جسمین عدالت ہی کی حاجت نہ پڑے اور ایک جورو یا موافق ہو کوی بات خلاف مرضی نہو۔ اولاد مین لڑائی نہو۔ ناموافقت کے سبب سے خانہ بربادی نہو واقعی یہہ بات کسی قدر قرآن شریف کے موافق ہی پس افسوس ہی کہ عیسائی تو ایسے باتین عقل سے نکالکر کرین اور مسلمان قرآن شریف کے مطلب مین بھی غور نفرماوین۔ اسی طرح لونڈی غلام کے حقوق مین ایسے رکھنے سے بے شک نہ رکھنا بہتر ہی۔ نوکر لوگون کا خرچ اسقدر نہین ہوتا اور لونڈی غلامون سے کام بھی اچھا کرتے ہین (۳) بیوی کا نکاح ثانی نہین کرتے اگرچہ مسلمانون نے ہندوستان مین سنی بنا قبول نہین کیا مگر رانڈ کو اسطرح بٹھاتے ہین کہ جیتے جی مرنا اور آتش عذاب مین جلنا ہی۔ القصہ ایسے نام کے اسلام سے کیا فائدہ اور اوسپر غرہ بے سود۔ کیا نام کے شیر اور سلطان و شجاع نہین ہوتے مگر خراب لوگون کو اونکا عمدہ نام کچھ مفید نہین اسی طرح جب تک اسلام اپنے مرکز صحت پر نہ آوے یہہ لاف زنی اسکو بمقابلہ ہنود و یہود و گبر و ترسا مناسب نہین۔ لہذا جناب سامی اب یہہ بھی مسلمانون کو سمجھا دین کہ اصل اسلام کا صحیح ہونا نام کے مسلمانون کو کچھ فائدہ نہ دیگا جیسے انکے بزرگون کے نیک اطوار اولاد کے کام نہ آوینگے۔ اسلام جب ہی تک سود مند ہوگا کہ ہمارا کچھ عمل اوسپر حقیقی طور سے ہو۔ ورنہ ہاتی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ مسلمانون سے زیادہ پرسش ہوگی کہ تم کو قرآن شریف متواتر جو لفظی وحی تھی دی گئی لیکن تمنے باینہمہ عنایات الہی و ہدایات رسالت پناہی کچھ نکیا جہان گئے ویسے ہی ہو گئے اس الہامی پروانہ کو بھی سمجھکر نہ پڑھا رسد تو کیا طیار کرتے۔ حاصل کلام اسی سبب سے اوصاف اسلامیہ یعنے غیرت ایمانی و حرارت اسلامی و شجاعت ذاتی و برکت سماوی شامل حال مسلمانان نہی۔ جہوٹی زبان مین کیا خاک اثر ہو۔ خراب تعلیم سے کیا اخلاق صحیحہ درست ہون۔ اسکی بڑی فکر ہی ضرور کچھ علاج چاہیے خدا سے دعا کرو کہ اول حق سبحانہ توفیق خیر ہم سبکے اخلاق و اعمال و افعال درست کرے پھر برکت دے اور مدد کرے۔ بعد ازان عمدہ تدبیرین کرو کہ اطوار صحیح و درست ہون اتفاق پیدا ہو ورنہ زیادہ رسوا و خراب ہوگے۔ سب سے پہلے نیت خالص و درست رفاہ اسلام کی ہو۔ ای برادر کار تو بر نیت است ای صاحبو تمہاری یہہ نوبت کیون آئی۔ بڑون کی برائی اور چہوٹون کی چہوٹائی نہی۔ قاضی مفتی سب موقوف عالم مولوی بدنام۔ غرض کوئی بات ٹھکانے کی نہین سبب اسکا بدنیتی و بداعمالی۔ یا رواب بھی نیک نیتی سے سر جوڑ علما صادق درستی سے صاف بیانی چاہین۔ قاضی شریعت

165

اعمال کے محکم پابند ہون نیک اطواری حقیقی و روشنی قلب و نورباطنی و روشن ضمیری کے تدبیرین کرو اور صبر و تحمل و صدق وغیرہ اخلاق حاصل کرنیکے لئے عام سعی کرو۔ خود غرضی کو کام نفرماؤ ورنہ خدا سے مہربانی چاہنی غلط ہی۔ ان باتون کے لئے خاص تعلیم خانے بناؤ علوم کو انسان کرو۔ سوم درست رکھو۔ باقی آیندہ۔ راقم الفت حسین

بقیہ دین عیسائی کہان اور سچائی کہان

(۴) اصول حقایق اور معارف کا۔ یعنے جس مذہب مین حقیقت اور معرفت کی باتین نہون اور سچائی نہین ہوتی۔ علی ہذا حقیقت اور معرفت کی کوی بات انجیل مین نہین ساری انجیل کا خلاصہ یہہ ہی کہ مسیح کے خون پر ایمان لاکر اپنے گناہون کا اٹھا لینے والا اوسکو سمجھے اور اعمال وغیرہ کسی کام نہین آتے بلکہ اعمال نیک پر طعن کیا ہی چنانچہ پولوس کے خطوط مین علی الخصوص رومیون کے خط مین باب ۴ سے لیکر ساتوین تک خوب ثابت کیا گیا ہی کہ اعمال کسے کام نہین آتے صرف ایمان سے نجات ہی بلکہ کئی جگہ لکھا ہی کہ مسیح کی موت نے ہمکو شریعت کی لعنت سے چھوڑا دیا۔ پس کون دانا آدمی اسکو حقیقت اور معرفت کہہ سکتا ہی المختصر جب اناجیل مین حقیقت اور معرفت کی کوی بات پائی نہین جاتی تو پھر اوسمین سچای کی تلاش کرنے کمال حماقت ہی (۵) اصول عالم الغیب۔ اسکے یہہ معنے ہی کہ کتب آسمانی کے لکھنے والا عالم الغیب ہونا چاہئے۔ سو یہہ خصوصیت ہی انجیل کے لکھنے والے مین نہین ہی اور وہ عالم الغیب کسیطرح نہین ہو سکتا کیونکہ انجیل کے لکھنے والے کو ظاہری تواریخ کے باتین بھی یاد نہین رہے اوسنے بہت باتون مین غلطی کی ہی تو اور کیا عالم الغیب ہوگا۔ دیکھو یوحنا باب ۱۹ اور ۱۷ مین لکھا ہی کہ وہ اپنی صلیب اوٹھاتی ہوی اس جگہہ جو کوپڑی کی کہلاتی ہی باہر گیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح نے صلیب کو خود اٹھایا تھا برخلاف اوسکے لوقا باب ۲۳ و ۲۶ مین لکھا ہی کہ شمعون نام ایک شخص گانون سے آتا تھا اوسکو صلیب اوٹھوای کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے چلے اسیطرح مرقس کہتا ہی پھر دیکھو متی باب ۲۷ ورس ۳۲ مین لکھا ہی کہ اون چورون نے جو اسکے ساتھہ مصلوب ہوے تھے اوسپر لعن طعن کیا۔ برخلاف اسکے لوقا باب ۲۳ ورس ۳۹ و ۴۰ مین لکھا ہی کہ ایک چور نے گالیان دین دوسرے نے اوسکو منع کیا اسی طرح اور صدہا اختلاف ہین جب تواریخ کی ظاہری بات مین انجیل لکھنے والے غلطی کرتے ہین تو اونکو عالم الغیب سمجھنا عین نادانی ہی اور اس کتاب مین سچای ڈھونڈنا لغو ہی (۶) اصول مصنف صاحب الہام ہو۔ یعنے جو کتاب آسمانی کہلاے وہ الہام سے لکھے گئی ہو نور اوسکے مولف کو الہام ہوتا ہو اگرچہ یہہ اصول پانچوین اصول سے ملتا جلتا ہی اسواسطے ہمنے صاحب الہام کا ذکر کرنا مناسب سمجھا کیونکہ عیسائی کہا کرتے ہین کہ انجیل الہام سے لکھے گئی ہی حالانکہ اسکے مولف صاحب

الہام نہین تھے - پھر اناجیل کو رسولون کی تصنیف سمجھنا
عین غلطی ہی - چنانچہ اونکے غلطیون کا ذکر ہم کئے بار اپنے
مضامین مین لکھہ چکے ہین - یان ہی مشتی نمونہ از خروار بیان
کیا جاتا ہی دیکھو متی باب ۲ ورس ۱۷ و ۱۸ - اناجیل کا رونا
بسبب فرزند کی مسیح کے تولد پر یکون کے مارے جانے کی
خبر بتلاتا ہی حالانکہ وہ خبر اصل کتاب یرمیا مین بابت
اسیری دراہی ۔ دشمن قوم کے ہی - اسیطرح ورس ۲
باب ۷۱ مین ایک خبر کا حوالہ یرمیا نبی کی کتاب مین دیتا
ہی حالانکہ یرمیا کی کتاب مین وہ خبر کہین نہین اب عیسائی
کہتے ہین بجاے ذکریا غلطی سے یرمیا لکھا گیا ہی حالانکہ
کل انجیلون مین اسی طرح موجود ہی اور کتاب ذکریا مین
بھی کچھہ ایسی تشریح نہین بلکہ ورس ۱۲ و ۱۳ باب ۱۱ مین گول
مول سا ذکر ہی پھر مرقس باب ۲ ورس ۲۶ سردار امام
کو ابیاتھر لکھتا ہی حالانکہ نام سردار امام کا اخملک تھا
چنانچہ باب ۲۱ کتاب سموئیل مین ہی وارڈ صاحب کتاب
اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء کے صفحہ ۲۲ مین مسٹر جوئل کی کتاب
سے لکھتا ہی اسی طرح ورس ۱۹ باب ۳ اموقا مین
فلپ کی جورو ہیرودیا لکھا ہی حالانکہ سب مفسرین کے
نزدیک فلپ غلطی سے لکھا گیا نام اوسکا ہیرود تھا جسکی
جورو ہیرودیا نام تھی ہارن وہنری واسکاٹ وسولیس تنک
وغیرہ سب اسکے قایل ہین - علاوہ اسکے جو کوئی چاہون
انجیل کے اندر عیسی اور یوحنا کی پیدایش کا حال اور مسیح
کے بپتسما پانے وغیرہ کا ذکر دیکھے گا اوسکو معلوم ہو سکتا ہی

بعضے انجیلون سے پایا جاتا ہی کہ جب مسیح اور یوحنا کے والدہ
کے باہم ملاقات ہوی تو یوحنا والدہ کے پیٹ مین اوچھل
پڑا اور گویا مسیح کو پہچان کے اسکی تعظیم کی اور بعضے انجیلون
سے یہہ پایا جاتا ہی کہ جب مسیح اصطباغ لینے کو یوحنا کے
پاس گیا تو یوحنا نے پہچان کے کہا کہ مین تجھے اصطباغ
دینے کے لایق نہین ہون تب مسیح نے کہا کہ ضرور اسطرح
ہونا چاہئے - اور بعضے انجیل سے معلوم ہوتا ہی کہ بعد اصطباغ
کے جب روح القدس کبوتر کی شکل مسیح پر اوترا تب یوحنا
نے پہچانا کہ یہہ مسیح ہی بلکہ لوگون سے بھی یہہ کہا کہ مجھے
خدا نے یہہ نشان بتلا رکھا تھا کہ جسکے سر پر روح اوترتے
دیکھے اوسکو مسیح سمجھنا - اور دوسرے مقامات سے
معلوم ہوتا ہی کہ جب یوحنا کی قید مین مسیح وعظ کرنے لگا
تو یوحنا نے شاگردون کو دریافت کرنے کے واسطے بھیجا
تاکہ معلوم کرین کہ مسیح ہی یا کوی اور نبی ہی یا ایلیا ہی اور
عبارت مین یہہ فقرہ بھی ہی کہ مسیح تو ہی ہی یا ہم دوسرے
کا انتظار کرین - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یوحنا کو ابھی تک
خبر نہین تھی کہ مسیح یہی ہے پس ایسے مختلف الروایات
کتابون کو کون الہامی اور رسولون کا کلام کہہ سکتا ہے
جب یہہ حال ہی تو ان کتابون مین سچای کہان -
جب عیسائیون کی کتابون مین سچای نہین ہی چنانچہ
ہم ان مین سچای نہونے کا مفصل بیان اوپر کر آئے ہین
تو پھر عیسائی مذہب مین کہان سے سچای گہس جاوے گی
اب ناظرین کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ عیسائی مذہب مین سچای

خلاصۂ اخبار تازہ

لندن ۲۴ دسمبر سلیمان پاشا ذوالربعۃ الاضلاع کے قلعجات کو فوج مستحفظہ سے مستحکم و آراستہ و پیراستہ کرکے اپنے باقی لشکر کو ادریانوپل مین جمع کر رہے ہین۔ یقین کیا گیا ہی کہ باب عالی نے اخیر درجہ تک جنگ جاری رکھنے کے لئے عزم بالجزم کیا ہی زار پرنس گارچگاف کو ہمراہ لیکر سنٹ پیٹرسبرگ داخل ہوا جہان وہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ لیا گیا۔ رزمگاہ ارمینیہ سے آئین سو کو الیف سے واضح ہوا کہ روسی ارض روم کا محاصرہ کر رہے ہین۔ شہر پارس کے کانسٹیٹوشنل نامی اخبار مین انگلند روز کے صحیفہ مین یہہ تحریر ہی کہ انگلند روس کے ظلم و ستم کے برخلاف عہد نامجات موجودہ اور میزان قدرت دول یوروپ کے بحالی کی حمایت کریگا۔ بیشک فرانس و اطالی اس کام مین انگلند کی تائید کرینگے۔

معاوضۂ اسیران روم و روس

سرکار روسیہ نے اہالیان روم سے یہہ درخواست کی کہ سرکار روم اپنے اسیرون کو لیکر انکے عوض مین اسیران روسیہ کو واپس دیدے لیکن سرکار صدر نے روسیون کی درخواست کو اقبال نکیا کہتے ہین کہ روسیہ کے نیول آفیسرون سے درجہ اعلی کا ایک آفیسر ترکون کے ہان اسیر ہی اہالیان روس نے اس آفیسر کے عوض مین سولہ پاشایون کو سرکار روم کے تحویل کر دینے کا سوال کیا یا این سوال مذکور رد کیا گیا۔ فقط

روس و کابل صاحب میسنر رقم طراز ہین کہ روس سے کابل تک تار برقی کشادہ کیا گیا ہی۔ آج تک کسی کو یہہ کچھ خبر نتھی کہ وسطایشیہ مین روسیون نے اسقدر ترقی کی ہی اور اپنے ممالک محروسہ سے لگا کر کابل تک تار کشادہ کیا ہی بعد تسخیر قارص کے روسیون نے جناب امیر صاحب کابل کو بذریعہ تار برقی اپنی فتح و نصرت کے اطلاع دی حاصل کلام حقیقت مذکورے معلوم ہونے سے حکام ولایت حیران و پریشان ہوگئے۔

محمد علی پاشا

اب لوگون کی نظر محمد علی پاشا کی کارروائیون کے جانب زیادہ لگی ہوی ہی کہ دیکھین محمد علی پاشا ارشانی کو پلونا کا پہلا بتیا کر کسطور سے جنگ کرتے ہین۔ رومانیہ کی فوج کو روسیون نے من مانے تقسیم کر رہے ہین اور مختلف روسی اوسپر گمان کرتے ہین گو یہہ بات درست ہو مگر روسیون کا یہہ منشا ہی کہ بہت سرعت سے صوفیہ پر حاوی ہو جاوین اور محمد علی پاشا پر محاصرہ کرین پس ہمارا خیال یہہ چہتا ہی کہ دوسرا محاصرہ بھی یہان ہوگا پس گویا ابھی پلونا باقی ہے جب صوفیہ پر محاصرہ ہوگا تو محمد علی پاشا مانند پلونا کے اپنے کو حاصرہ مین نہین رکھیگا اور جو بلند مقامات دوہ کی جانب ہے وہان تو محمد علی پاشا کی فوج مقیم ہی اور روسیون کا بیشقدمے وہان رو کے جاوینگی، اور دوہ سے ایک سڑک خاص پلونا کو بھی جاتی ہی پس پلونا کی موت گرفتہ کی مدد کے لئے کوی اڑ نہین ہی اور روسی رسالے گھوم تے پھرتے ہین کہین شکار ملے تو چک جائین مگر محمد علی پاشا نہایت متانت و فطانت سے اپنے کاروبار مین معروف ہین اور نہایت کوشش کرتے ہین کہ آپ کامیاب ہوون اگر زبردست